Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم اتوار
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت ۴۰ پیسے
جلد ۳۳/۶۸ | ۱۴ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۴ صلح ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ جنوری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید ساکن گنج مغلپورہ لاہور سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور سلسلہ کے ایک مخلص خادم ہیں ان کا بچہ شدید بیمار ہے اس کے لئے احباب کی خدمت میں خصوصی دردمندانہ دعا کی درخواست ہے ۔ (مرزا طاہر احمد ناظم مال وقفِ جدید)

محترم چوہدری علی محمد صاحب صحابی ۔ اے بی ٹی کی وفات

ربوہ ۔۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری علی محمد صاحب صحابی ، اے ، بی ، ٹی جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا ۱۳ اور ۱۴ دسمبر ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب وفات پا گئے ، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب آپ کی بلندیٔ درجات اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب عطا ہونے کیلئے دعا کریں ۔

چندۂ وقفِ جدید کا سالِ نو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

" وقفِ جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خاص تحریک ہے ۔ اس کے کام میں اتنی وسعت نہیں لیکن اس کے نتائج بڑے خوشکن نکل رہے ہیں "

(خطبہ جمعہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء)

وقفِ جدید کے نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے نہایت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو سلسلہ کی دوسری تحریکوں کے ساتھ ساتھ وقفِ جدید کی مبارک تحریک کے مالی جہاد میں حسبِ حیثیت حصہ لیتے ہیں اور اس طرح اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے کھولتے ہیں ۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

موصیان کے لئے مالی سال کے اختتام پر دفتر کو گزشتہ سال کی اصل آمد سے مطلع کرنا نہایت ضروری ہے ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے پہلے انسان سے نماز کا حساب لیا جائے گا

جب سوز و گداز کے ساتھ نماز میں دعا کی جائے تب اسے صلوٰۃ کہتے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۔ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۔

ترجمہ :- ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں اور جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ الصَّلٰوۃُ (کنز العمال)

ترجمہ :- بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ الصلوٰۃ ھی الدّعاء ۔ الصلوٰۃ مخ العبادۃ یعنی نماز ہی دعا ہے ۔ نماز عبادت کا مغز ہے ۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں ۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدِّنظر رکھتا ہے اور ادب ، انکسار ، تواضع اور نہایت محویّت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے ۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے یہی دعا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے ۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے ۔ یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتی ہیں خاص کر خامی اور کج پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں ۔ صلوٰۃ کا لفظ پُر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہیئے جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے ۔ " (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۷ ، صفحہ ۳۶۸)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبدالحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

انسان کو چاہیئے کہ جس مقصد کیلئے اُسے اس دُنیا میں پیدا کیا گیا ہے اُس میں کامیاب ہونے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے

اس کا فرض ہے کہ وہ ان حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف ہر وقت متوجہ رہے جنہیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے

وہ انسان کی عزت و شرف کا خیال رکھے اور جہاں حقوق العباد بشاشت کے ساتھ ادا کرنے کیلئے تیار رہے وہاں اپنے نفس کو بھی کبھی نہ بھولے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم فتح ۱۳۵۷ ہش مطابق یکم دسمبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝
(المدثر : ۴۳ تا ۴۸)

اور پھر فرمایا:۔

ان آیات سے پہلے جنتیوں کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنتی دوزخ میں جانے والوں سے سوال کریں گے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ تمہیں جہنم کی طرف کیا چیز لے گئی تو وہ جواب میں تین باتیں کہیں گے جن کا یہاں ذکر ہے اور وہ تینوں باتیں اصولی ہیں اور انسان کی ساری زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

دوزخی جواب میں کہیں گے کہ وہ جہنمی اس لئے بنے کہ وہ "صلوٰۃ" ادا نہیں کرتے تھے اور دوسرے یہ کہ وہ مسکین کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ وہ اُسے کھانا نہیں دیتے تھے اور تیسرے یہ کہ وہ اپنا وقت ضائع کیا کرتے تھے مجلسوں میں بیٹھ کر بے حکمت باتیں کرتے رہتے تھے اور یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو وقت عطا کیا ہے اور زندگی دی ہے اس کی بڑی قیمت ہے۔ اسکی بڑی قدر کرنی چاہیئے۔ اور یہ سارے گناہ وہ اس لئے کرتے تھے کہ انہیں یقین تھا کہ یہی ورلی زندگی ہے۔ موت کے ساتھ ان پر حقیقی فنا آجائے گی اور انہیں کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہونا پڑے گا اس لئے دلیری کے ساتھ وہ یہ سب کچھ کیا کرتے تھے۔

پہلی بات یہ ہے کہ وہ صلوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ اس میں ایک تو فرض نماز بھی آتی ہے جس کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو پانچ وقت مسجد میں اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور

نماز ادا کی جائے

اور خدا تعالیٰ کا ذکر ...

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد بننے کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور انسان کو پیدا کرنے کا یہی بنیادی مقصد ہے تو انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بنے۔ چنانچہ دوزخی یہ کہیں گے کہ انہیں پیدا کیا گیا تھا کہ وہ خدا کے عبد بنیں، اُس سے تعلق پیدا کریں دعا کے ساتھ اور خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر۔ لیکن خدا کا عبد بننے کی بجائے وہ اپنے نفس کا عبد بن گئے، شیطانی وساوس کا عبد بن گئے یا شیطان کے چیلے بن گئے۔ خدا تعالیٰ کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ خدا کے قُرب کی راہوں کو انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے خدا سے تعلق پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اِس کے لئے انہوں نے کوئی مجاہدہ نہیں کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خدا سے دُور ہو گئے اور اس کے غضب اور قہر کی جہنم کے وارث بن گئے۔

پس

پہلا بُنیادی فرض

انسان پر اس حق کی ادائیگی ہے جس کو ہم عام طور پر حقوق اللہ کہتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ تو کسی کا محتاج نہیں۔ اُسے کسی انسان یا کسی اور ہستی یا وجود کی احتیاج سرے سے ہے ہی نہیں اِس لئے کہ وہ کامل قدرتوں والا اور ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کوئی اُس کو روک نہیں سکتا۔ اُس کے سامنے کِسی کو دَم مارنے کی طاقت نہیں۔ دُنیا کی ہر چیز خُدا کے مقابلے میں ایک مرے ہوئے کیڑے کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جب ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا اگر ہم ان حقوق کو ادا نہیں کریں گے تو خدا کو نقصان پہنچے گا۔ خدا کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ وہ تو غنی اور صمد ہے۔ اُسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندہ کو پیدا کیا تھا۔ بندہ بننے کے لئے خدا تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے۔ یہ

خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے

اس نے اپنے کلام میں فرمایا کہ یہ میرے حق ہیں تم ان کو ادا کیا کرو۔ دراصل یہ اس کے حقوق نہیں یہ تو ہمارے ہی حقوق بنتے ہیں تاکہ ہم اپنے مقصدِ حیات کو حاصل کر سکیں یعنی جو مقصود ہے وہ انسان کی خود اپنی ہی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ تمہاری ذات نے اس مقصد کے حصول کے بعد میرے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے اس لئے میں اسے اپنا حق قرار دے دیتا ہوں

غرض پہلی بات دوزخیوں نے جواب میں یہ کہی تھی جب اُن سے پوچھا گیا تمہیں کیا چیز جہنم کی طرف لے گئی تو جواب میں انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا بندہ بننے کے لئے اور اپنے قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کے لئے اور اپنی صفات کا مظہر بننے کے لئے انہیں پیدا کیا تھا اور انتہائی مہربانی سے اُسے خدا تعالیٰ نے اپنا حق قرار دیا تھا حالانکہ فائدہ سارے کا سارا اس کے بندہ کو ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو کوئی فائدہ بندہ نہیں پہنچا سکتا۔ جو کچھ فائدہ پہنچتا ہے وہ خدا سے بندہ کو پہنچتا ہے لیکن اس قدر پیار کرنے والے خدا کی انہوں نے پرواہ نہیں کی اور قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے اس سے دُوری کی راہوں کو اختیار کیا اور اس کا عبد بننے کی بجائے غیر اللہ کا عبد بننے کی کوشش کی اور آج وہ اس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں اور انہیں جہنم کی سزا مل رہی ہے اور اصل جہنم تو یہی ہے کہ

خدا تعالیٰ کا غضب

اور اس کے قہر کی آگ کسی بدقسمت انسان پر بھڑکے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہر ایک آدمی کو محفوظ رکھے۔

دوزخی دوسری بات یہ کہیں گے کہ جو دوسرے بندوں کے حقوق تھے وہ انہوں نے ادا نہیں کئے۔ مسکین کے معنے لغتِ عربی میں ایسے شخص کے بھی ہیں جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ بالکل کنگال ہو اور مسکین کے معنے ایسے شخص کے بھی ہوتے ہیں جس کے پاس کچھ تو ہو لیکن اتنا نہ ہو کہ جو اس کے اہل و عیال کیلئے کافی ہو سکے اور مسکین کے معنی ایسے شخص کے بھی ہوتے ہیں جسے دنیا ذلیل اور حقیر سمجھ رہی ہو۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اعلان کیا ہے کہ قرآن کریم کا نزول انسانی عزت اور شرف کے قیام کے لئے ہے۔ تو دوزخیوں نے جواب میں کہا کہ قرآن کریم تو اس لئے آیا تھا کہ انسان کی عزت اور اس کا شرف قائم کیا جائے اور اس کو نظر انداز کرنے کا مطلب تو یہی ہوتا ہے کہ گویا انسان خود بھی ذلیل ہو جائے کیونکہ یہ تو ایک چکر ہے جو چلے گا۔ اگر زید بکر کی عزت نہیں کرے گا تو بکر زید کی بھی عزت نہیں کرے گا۔ بہرحال یہ اجتماعی زندگی سے تعلق رکھنے والے فلسفہ اور اخلاقیات کا ایک علیحدہ مضمون ہے لیکن قرآن کریم کی ہدایت یہ بتا رہی تھی کہ خدا اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ ہر انسان کی عزت اور شرف کو قائم کیا جائے

اور قرآن کریم میں یہ بتایا ہے کہ اس ساری کائنات کو سارے انسانوں کی بہبود اور فلاح کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مثلاً گندم ہے۔ اسے ہم نے اس موسم میں بو دیا ہے یا کچھ بوئی جا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اگر ہماری کوشش میں برکت ڈالے اور اس کے نتیجہ میں ہمارا ملک گندم میں خود کفیل ہو جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ہمارے ملک کے ایک حصہ کے لئے خدا تعالیٰ نے وہ گندم پیدا کی ہے بلکہ اس میں پاکستان کے سارے شہری حق دار ہوں گے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

"وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ"

(الذّاریات : ۲۰)

پس دوزخیوں نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز ہر انسان کے لئے اس کی فلاح کے لئے اس کی بہبود کے لئے۔ اس کی تکالیف کو دُور کرنے کے لئے۔ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔ اس کی قوتوں کی نشوونما کے لئے اور اس کی ترقیات کے لئے پیدا کی تھی لیکن وہ غاصب بن گئے اور

خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء

میں جو غیر کا حق تھا اس کو بھی انہوں نے اپنا بنا لیا اور دوسرے لوگوں کو محروم کر دیا اور یہ خیال نہ کیا کہ اس دنیا میں انسان انسان میں فرق کرنے کی بہت سی حکمتیں ہیں جنہیں قرآن کریم نے دوسری جگہ بیان کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ نظر آتا ہے کہ کچھ گندم پیدا کرنے والے اور کچھ گندم کے مالک بن جانے والے اور کچھ کپڑا بنانے والے اور ان کے مالک بن جانے والے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق یہ سارے پیٹ بھر کے کھانے والے ہیں۔

غرض دوزخیوں سے سوال یہ تھا کہ تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے گئی۔ تو انہوں نے کہا کہ انہیں دوزخ کی طرف لے جانے والی دوسری چیز یہ تھی کہ انہوں نے انسان کے حقوق غصب کئے اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی برتی۔

دوزخیوں نے تیسری بات یہ کہی اور یہ دراصل پہلی دو باتوں کی بنیاد بنتی ہے کہ انہوں نے اپنے حقوق کا بھی خیال نہیں رکھا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں زندگی دی۔ طاقتیں دیں صحت دی۔ وقت دیا اور یہ چاہا کہ وہ معمور الاوقات رہیں۔ زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہ جائے اور اس کے ضیاع سے نقصان نہ پہنچے۔ لیکن انہوں نے اپنے اوقات کو کام پر لگانے کی بجائے نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ بے حکمت اور لغو باتوں پر خرچ کیا اور اس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کر کے خود اپنی مرحوم sonality۔ اپنے وجود۔ اپنی ہستی کو نقصان پہنچایا۔ اگر خدا تعالیٰ کی نعمت سے پورا فائدہ اٹھاتے تو

خدا تعالیٰ کی راہ میں

پوری قربانیاں دینے کے قابل ہو جاتے لیکن انہوں نے نہ خدا کا حق ادا کیا اور نہ انسان کا حق ادا کیا اور نہ ہی اپنے نفس کا حق ادا کیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انہیں جہنم میں ڈال دیا۔ یہ وجہ بن گئی ان کے جہنم میں آنے کی۔

خدا تعالیٰ اسی سورت میں آگے بھی فرماتا ہے۔ بیچ میں دوسری آیتیں ہیں میں ان کو چھوڑ رہا ہوں۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے میں صرف ایک ٹکڑے کو لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ"

قرآن کریم ایک نصیحت ہے:۔

"فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ"

جو چاہے نصیحت حاصل کرے۔ ہر شخص آزاد ہے۔

یہ آزادی خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک کامل تعلیم اور کامل شریعت انسان کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ انسان پر جبر نہیں کیا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ نہیں فرمایا کہ تیرے لئے اس کا انکار ممکن ہی نہیں بلکہ فرمایا۔ تیرے لئے اس عظیم تعلیم کا انکار اور اس سے بے اعتنائی برتنا ممکن ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کسی شخص کو ہدایت دینا یا نہ دینا یہ خدا کا کام ہے۔

"هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝"

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں نیکی کی باتیں بھی بتائیں اور

نیکی اور تقویٰ کی راہیں

بھی انسان پر کھولیں اور ان دو چیزوں میں فرق ہے مثلاً ایک ہے خرچ کرنا اور ایک ہے دوسروں پر خرچ کرو" اور "ان کا حق ادا کرو" اور یہ حکم ہے لیکن کن راہوں پر چل کر صحیح خرچ ہو سکتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ تقویٰ کی راہوں کی تعیین بھی خدا تعالیٰ نے کر دی ہے اور اگر انسان اپنی بشری کمزوری کے نتیجہ میں بھٹک جائے تو مغفرت اور توبہ کے سامان بھی اس کے لئے پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اس بیان کو تعلق باللہ پر ختم کیا۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنا اس کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ انسانوں کا خیال رکھنا۔ ان کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اپنے نفس کی طاقتوں کو ضائع نہ کرنا۔ خود اپنے نفس کا خیال رکھنا۔ اپنے نفس کی صحیح نشوونما کرنا۔ خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کے قابل ہو جانا۔ یہ طاقت ہونا کہ انسان اپنے دائرہ استعداد کے اندر نیکیوں میں بڑھتا چلا جائے یہ سب کچھ اپنے زور کے ساتھ تو نہیں ہو سکتا۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک خدا تعالیٰ سے

دعاؤں کے ذریعہ

قوت اور طاقت حاصل نہ کی جائے۔ کیونکہ خدائے قادر و توانا جو تقویٰ والا ہے جس نے تقویٰ کی راہیں معین اور واضح کر دیں اسی سے ہدایت مانگنی ہے کہ اے خدا! ہمیں بھٹکنے نہ دے اور جب انسان بھٹک جائے اور اس سے بشری کمزوری سرزد ہو جائے تو اس صورت میں صرف خدا کا دروازہ کھٹکھٹانا ہے کہ اے خدا! مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اس کے بغیر تو انسان کی نجات ممکن نہیں۔

پس جو لوگ جنت میں گئے ان کا بھی یہاں ذکر آ گیا یعنی جب دوزخیوں کا ذکر آ گیا کہ انہوں نے یہ کام نہیں کئے تو جنتیوں کا خود بخود آ گیا کہ انہوں نے یہ کام کئے لیکن انہوں نے اپنے زور کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے نتیجہ ہی میں وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے قابل ہوئے۔ اس لئے انسان کو یہ چاہیئے کہ جس مقصد کیلئے وہ پیدا ہوا ہے۔ اس میں کامیاب ہونے کی وہ ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ کے حقوق جو خود خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کئے ہیں ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہے۔ ہر

انسان کی عزت اور شرف

کا خیال رکھے اور ہر انسان کا حق ادا کرنے کے لئے بشاشت کے ساتھ ہر وقت تیار رہے اور اپنے نفس کو بھی کبھی نہ بھولے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

کہ تیرے نفس کے بھی حقوق ہیں اور جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے جب تک کوئی شخص اپنے نفس کے حقوق ادا نہیں کرتا اور صحیح راہوں پر چل کر اپنے نفس کی نشوونما نہیں کرتا۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے جو قوتیں اور استعدادیں دی ہیں۔ ان میں صحتمند نشوونما نہیں ہوتی اس وقت تک نہ وہ

خدا تعالیٰ کے حقوق

ادا کر سکتا ہے اور نہ بندوں کے حقوق ادا کر سکتا ہے۔

پس ہمیں ہمیشہ دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے ہمیں پیدا کیا ہے اس کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا کرے اور ہم صحیح معنوں میں خدا کے بندے بن جائیں۔ ہماری زندگی میں ہمارے ہر فعل میں خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے دنیا کو نظر آئیں اور ہمارے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ اور مقبول ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیار سے ان کی جزاء ہمیں عطا فرمائے۔ آمین۔

٥

سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

خدام کا علمی اور ادبی معیار بلند کرنے اور تحقیق و جستجو کا ذوق پیدا کرنے کے لئے شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جاتا ہے امسال اس کا عنوان ہے۔ "صلح حدیبیہ" خدام کو اس مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا چاہیئے۔

امسال اس انعامی مقابلہ کی رقم پہلے سے بڑھا کر اول۔ دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب ۷۰۰، ۵۰۰ اور ۳۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔

مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور مجلد ہونا چاہیئے۔ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ رقم

(۱) ۷ جنوری ۱۹۷۹ء کو ساڑھے دس بجے قبل دوپہر دفتر الفضل اللہ مرکزیہ سے گول بازار جاتے ہوئے پچاس روپے کا ایک نوٹ گر گیا ہے۔ اگر کسی بھائی کو ملا ہو اور وہ ازراہ نوازش خاکسار کو پہنچا دیں تو خاکسار از حد ممنون ہو گا ان کی خدمت میں مناسب ہدیہ تشکر بھی پیش کیا جائے گا۔

(۲) جلسہ سالانہ سے قبل لالیاں چنیوٹ سڑک پر سے ایک چابی کا چھلا (Key Ring) ملا ہے جس میں سائیکل کی چابی بھی ہے جن صاحب کا ہو وہ راقم الحروف سے حاصل کریں

(احسان الرحمن لیسرا۔ آڈٹ تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی کمر میں گزشتہ ۲ ۱/۲ ماہ سے سخت درد ہے۔ نیز پیٹ میں بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ قارئین الفضل سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۲ جوڑا پل۔ ہربنس روڈ۔ لاہور کینٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی حقیقت اور برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرمودات کی روشنی میں

مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان

جس طرح ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک ظاہری دوسرا باطنی۔ ایک جسم دوسرا روح۔ اسی طرح عبادات کا بھی ایک خارجی پیکر ہوتا ہے اور ایک اس کی روح اور حقیقت۔ یہی روح اور حقیقت روحانی انقلاب کا موجب ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں قربانی اور عبادت کی اس حکمت اور فلسفہ کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ:۔

"لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ" (الحج)

کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ وہ جذبہ اور تقویٰ جس کے نتیجہ میں قربانی کی گئی ہے وہ خدا تک پہنچتا ہے۔

وہ قربانی جس میں دکھاوا اور ظاہرداری نہ ہو بلکہ محض رضائے الٰہی کی خاطر کی جائے وہی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

نماز جو ایک دعا ہے اس کا بھی ایک ظاہر اور ایک باطن ہے ظاہری پیکر تو اس کے ارکان ہیں جو قیام و قعود اور رکوع و سجود پر مشتمل ہیں اور ایک اس کا باطنی پہلو ہے جو اس کی روح اس کی حقیقت اور اس کا حسن و جمال ہے۔ جس شخص کو یہ نصیب ہو جائے وہ نماز میں ایک سرور اور لذت پاتا ہے۔ اس کے جوارح پر معبود حقیقی کا حسن و جمال اثر انداز ہوتا ہے اس کی حرکات و سکنات اپنے محبوب کی رضا اور منشاء کے تابع ہو جاتی ہیں۔ نماز کی یہی لذت اس کے قلب و ذہن کو منور کر دیتی ہے۔ یہی حقیقی اور مقبول نماز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارکانِ نماز کی فلاسفی یوں بیان فرمائی ہے:۔

"نماز نشست و برخاست کا نام نہیں۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے ارکانِ نماز دراصل روحانی نشست و برخاست کے اظلال ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمت گاراں میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے وہ بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال ادب اور تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور ایک بار گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتلاؤ کہ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے۔ جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے......

اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے ایک انقطاع ہو جاتا ہے اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے الوہیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اسی کا نام صلوٰۃ ہے۔ یہ سیئات کو بھسم کر دیتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کے راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتے ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (کہ نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے۔...... اس کے شمعدان دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آ سکتا ہے۔ انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی۔"

ارکانِ نماز کی فلاسفی رکوع و سجود کی حکمت اور نماز میں لذت و سرور کی حالت کا جو نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ کتنا خوش بخت ہے وہ انسان جسے یہ حظ اور لذت نصیب ہو جائے ایسا شخص نہ صرف برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ نیکیوں میں اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر ہمہ وقت وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کا متلاشی اور اس کے قرب کا جویاں رہتا ہے اس کے افکار و اعمال اس کی خواہشیں اور امنگیں اس کے ارادے اور منصوبے اپنے محبوب کی خواہش کے تابع ہو جاتے ہیں۔ حضر اور سفر میں وہ محبوب حقیقی کے دامن سے وابستہ رہتا ہے اور اس سے دوری کو موت سمجھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب تک بُرے ارادے اور ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں۔ انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے...... میں تمہیں پھر بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ نہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں عصمت انبیاء کا یہی راز ہے۔ یعنی نبی کیوں معصوم ہوتے ہیں؟ تو اس کا یہی جواب ہے کہ استغراق محبت الٰہیہ کے باعث وہ معصوم ہوتے ہیں۔"

نماز محض ظاہری ارکان کی ادائیگی کا نام نہیں اور نہ ہی ان ارکان کی بجا آوری کوئی روحانی انقلاب برپا کر سکتی ہے بلکہ ظاہر اور باطن دونوں چیزیں مل کر انسان کو کامل بناتی ہیں اگر یہ دونوں نہ ملائی جائیں تو کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آج کل یہ دیکھا جا رہا ہے کہ لوگ مساجد میں جا کر نمازیں بھی پڑھتے ہیں مگر مسجد سے نکل کر وہ گناہوں سے بھی پرہیز نہیں کرتے گویا وہ نمازی بھی ہیں اور فسادی بھی۔ زبان سے خدا تعالیٰ کے رزاق ہونے کا اقرار کرتے مگر رشوت اور بددیانتی ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے نماز میں کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کو مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتے ہیں مگر آخرت کے حساب سے لاپرواہ ہو کر جھوٹ، فریب اور دھوکہ بازی میں ملوث ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ ان شرائط کے ساتھ جو اسلام نے مقرر کی ہیں نماز ادا نہیں کرتے اس لئے ان کے دلوں سے گناہوں کی میل دور نہیں ہوتی اور نہ ہی انہیں نماز میں لذت اور سرور حاصل ہوتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"صوفیاء کا کہنا ہے کہ عبودیت اور الوہیت کے جوڑ میں ایک ابدی بقا کے لئے ایک حظ اور لذت موجود ہے اور جس شخص کو یہ لذت نصیب ہو جائے وہ دنیا اور مافیہا کی تمام لذتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اس کو معلوم ہو جائے تو وہ اسی میں فنا ہو جائے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا اور ان کی نمازیں نری ٹکریں اور اوپر کے دل کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک قسم کی قبض اور تنگی سے نشست و برخاست کے طور پر ہوتی ہیں" (تقریر ۱۹۱۰ء ریویو آف ریلیجنز ستمبر)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"نماز کو سنوار کر پڑھنے والا اور اِن شرائط کو ملحوظ رکھنے والا جو اللہ تعالیٰ نے ادائے نماز کے لئے مقرر فرمائی ہیں اپنے اندر فوراً ایک تبدیلی پاتا ہے اور زیادہ دن نہیں گزرتے کہ اس کے اندر ایک خاص ملکہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اسے دلیل کی شناخت ہو جاتی ہے اور حقیقی درحقیقی گناہوں کا علم خود بخود دل کو نہیں ہوتا اسے دیا جاتا ہے جب نماز میں کمالِ تذلّل اور خشوع و خضوع کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور گر جاتا ہے اور تمام تذلّل کے طریق (قیام، قعود، رکوع، سجود) جن کو کسی ملک کے باشندوں نے اظہار عبودیت کے لئے تجویز کیا ہے استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا ہے اور جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے خدا تعالیٰ ملائکہ کو فرماتا ہے کہ دیکھو میرے اس بندے نے میری پاکیزگی کا اقرار کیا ہے تم اسے پاک کر دو۔ اس نے میری حمد کی ہے تم اس کی حمد کو دنیا میں پھیلاؤ اور اس نے میرے حضور کمالِ تذلّل اور انکساری کا اظہار کیا ہے تم اس کو عزّت اور رفعت دو"

پھر فرمایا:۔

"غرض جوں جوں انسان نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد اور پاکیزگی اور عظمت کا اقرار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعمالِ حسنہ سے ترازو کو بوجھل کرتا جاتا ہے اور انسان کا رخ ہوتا جاتا ہے اور چونکہ گناہ نتیجہ ہے مادیت سے تعلق کا جب انسان اس عالم سے بلند ہوتا جاتا ہے تو اس کا تعلق مادیت سے کم ہوتا جاتا ہے اور وہ گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے"

(تفسیر سورۃ مومنون)

مشکلات اور مصائب کے دور میں جبکہ تمام دنیاوی سہارے ٹوٹ جاتے ہیں ہر طرف طوفانِ بلا موجزن ہوتا ہے اس پریشانی اور اضطراب کے وقت میں کوئی پناہ گاہ نظر نہیں آتی تو سچا مومن اپنے معبودِ حقیقی کے آستانے پر سجدہ ریز ہو کر اسے پکارتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے دستِ شفقت سے اسے پکڑ کر "لَا تَخَفْ اِنِّیْ مَعَكَ" کہہ کر تسلّی دیتا ہے۔ ایسے مضطر اور پریشان حال شخص کی دعا کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں یوں فرماتا ہے:۔

"اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ"

کہ کون ہے جو بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ دعا میں اسے پکارتا ہے تو (خدا) اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں جانشین بنا دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت بالا کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں جو مضطر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس سے ایسا شخص مراد ہے جو اپنے چاروں طرف مشکلات ہی مشکلات دیکھتا ہے اور اسے اپنی کامیابی کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا صرف ایک جہت اللہ تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے اور اسی پر اس کی نظر پڑتی ہے .... اضطرار یہ وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف کوئی پناہ کی جگہ انسان کو نظر نہ آتی ہو اور ایک ہی طرف نظر آتی ہو۔ گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ چاروں طرف آگ نظر آتی ہو بلکہ یہ بھی علامت ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا ہو اور انسان کہہ سکتا ہو کہ وہاں آگ نہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول کی جاتی ہے جس کے کرتے وقت بندہ اسی رنگ میں اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے کہ اسے یہ یقین کامل ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لئے کوئی اور پناہ کی جگہ نہیں۔

یہی وہ مضطر کی حالت ہے جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ "لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ" اے خدا تیرے عذاب اور تیری طرف سے آنے والے ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں سوائے اس کے کہ میں سب طرف سے مایوس ہو کر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آ جاؤں۔ تو ایسے مضطر کی دعا ضرور سنی جاتی ہے"

پھر فرمایا:۔

"جب انسان خدا تعالیٰ کے حضور مضطر ہو کر فریاد کرتا ہے جب کوئی اس کے پاس نہیں ہوتا تو اُس وقت کون اس کی مدد کیلئے آتا ہے۔ دنیا تو غافل ہوتی ہے مگر خدا اپنے بندے سے غافل نہیں ہوتا وہ خود آتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے بندے میں تیری مدد کیلئے آ گیا ہوں اور پھر وہ اس سے ایسی محبت اور پیار کا سلوک کرتا ہے کہ اس کا ہر دکھ دور ہو جاتا ہے وہ صرف یہیں تک اپنے الطاف کو محدود نہیں رکھتا کہ مضطر کی دعا کو قبول کر کے اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے بلکہ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ وہ بڑے بڑے سرکشوں اور ظالموں کو تباہ کر کے مظلوم اور کمزور نظر آنے والے لوگوں کو ان کا خلیفہ اور جانشین بنا دیتا ہے گویا انفرادی رنگ میں بھی وہ پریشان حال لوگوں کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور قومی رنگ میں بھی وہ مظلوم اور اسیر اقوام کو بامِ رفعت تک پہنچاتا ہے اور بڑے بڑے مغرور اور خود سر ظالم اور عیاش حکمران ان کی آہ کا شکار ہو جاتے ہیں پس جو کوئی مضطر ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارے گا تو یقیناً اللہ اس کی دعا قبول کرے گا۔ اس کے لئے راستے کھول دے گا جس سے اس کی مشکلات دور ہو جائیں گی اور اسے اطمینانِ قلب حاصل ہو جائے گا۔"

نماز میں مداومت اختیار کرنے والے۔

نمازوں کو سنوار کر شرائط کے ساتھ ادا کرنے والوں کو نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے بچاتی ہے خواہ برائیاں کسی شخص کی ذات سے تعلق رکھتی ہوں یا سوسائٹی سے۔ دن میں پانچ اوقات جب وہ عبادت میں بسر کریں گے اجتماعی دعائیں کریں گے۔ یہ دعائیں ان کے دلوں کو پاک کر کے ان کو خدا کے قریب تر کریں گی ان میں خشیت اللہ پیدا ہو گی۔ وہ برا راستہ ترک کر کے جہاں خدا تعالیٰ کے مقرب ہوں گے وہاں مخلوقِ خدا کے لئے شفقت و محبت کا جذبہ ان میں ابھرے گا جس کے نتیجہ میں ایک حسین، پُر امن اور پُر سکون اسلامی معاشرہ وجود میں آئے گا۔

پس نماز پڑھنے والا عملی زندگی میں فحشاء اور منکر سے مجتنب رہتا ہے اور روحانی زندگی میں وہ خدا تعالیٰ کی نگرانی اور حفاظت میں آ جاتا ہے اسے ایسا مقام حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے سلوک اور رحم و کرم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ یہ حالت نماز میں خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور خدا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے اس حالت میں اسے یقین ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ میری حفاظت کیلئے مجھے دیکھ رہا ہے اور ہر وقت میری مدد کو تیار ہے۔ انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

"فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا"

یعنی تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور ہم تیرے محافظ و مددگار ہیں اور دشمن تجھ پر حملہ نہیں کر سکتا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی نمازوں کو سنوار سنوار کر ادا کریں اور انہیں اتنا اچھا اور اعلیٰ درجے کا بنائیں کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ ہم سے اتنا تعلق رکھے کہ ہمارے ساتھ حسن سلوک کرنے والے سے وہ حسن سلوک کرے اور ہمارے ساتھ برا سلوک کرنے والے سے وہ برا سلوک کرے اور دوسری طرف ہماری اپنی آنکھیں اتنی روشن ہوں اور ہمارے دل میں اتنا نور بھرا ہوا ہو کہ ہم کو خود بھی نظر آ جائے کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ مقام کسی کو حاصل ہو جائے تو وہ ہر قسم کے شکوک و شبہات سے بالا ہو جاتا ہے وہ اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ خدا اسے ضائع نہیں کرے گا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور وہ اس یقین پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے کہ دنیا اسے چھوڑ دے مگر خدا اسے نہیں چھوڑے گا۔ نادان اس کو نہیں سمجھ سکتا مگر جس نے خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو وہ ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔"

(تفسیر کبیر۔ سورۃ مومنون)

حدیث میں آتا ہے۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ کہ نماز عبادت کا مغز اور روح ہے ثابت ہوا کہ جو نماز دعا سے خالی ہے وہ محض خارجی پیکر ہے حقیقت اور روح اس میں نہیں وہ نماز جو دعاؤں کا مجموعہ ہو وہی خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے وہی نماز نیکیوں میں ترقی کا موجب بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نماز ادا کرنے کی توفیق دیتا رہے جو اس کی نظر میں مقبول و پسندیدہ ہو اور قلب و ذہن کو منور کر دینے والی ہو۔ جس نماز میں ہمیں روحانی لذت اور سرور حاصل ہو۔

(اللّٰھم آمین!)

الصلوٰۃ عماد الدین (حدیث)

نماز دین کا ستون ہے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
اپنی صحت اور تندرستی کی بقا کے لئے

ناصر دواخانہ ربوہ

کی مفید و مجرب دوائیں استعمال کریں
مکمل فہرست ادویہ، جنتری ۱۹۷۹ء مفید طبی معلومات کے ساتھ
مفت طلب کریں

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے۔ (فرمانِ رسول اکرمؐ)
بی اے ترکھان ہو تو ایم اے لوہار ہو ؛ پھر دیکھئے کہ ملک میں کیسی بہار ہو

بیکار مت بیٹھئے نسیم رجسٹرڈ کوئی ہنر سیکھئے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب آپ کو ۹ ہنر سکھاتا ہے

کورس	مدت	فیس
(۱) سٹیل فکسر (سٹیل بار بائینڈ اور سٹیل اریکٹر)	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے
(۲) شٹرنگ کارپینٹر	۲ ہفتے	۱۰۰ "
(۳) پائپ فٹر (اریکٹر۔ پلمبر۔ فیبریکٹر۔ سینٹری فٹنگ)	۳ ہفتے	۱۵۰ "
(۴) ویلڈنگ (الیکٹرک اینڈ گیس)	ایک ماہ	۲۵۰ "
(۵) الیکٹریشن	ایک ماہ	۳۰۰ "
(۶) کنسٹرکشن فورمین	ایک ماہ	۲۵۰ "
(۷) ریفریجریشن اینڈ ایر کنڈیشننگ	۲ ماہ	۳۴۰ "
(۸) موٹر وائینڈنگ کورس	ایک ماہ	۳۰۰ "
(۹) الیکٹریکل سپروائزر کورس	۱½ ماہ	۳۴۰ "

★ کنسٹرکشن فورمین کی کلاس ہر ماہ کی ۸ اور ۲۵ تاریخ کو شروع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عربی بول چال جناب حافظ محمد صدیق فیضی گولڈ میڈلسٹ فری سکھاتے ہیں۔
★ ریکروٹنگ ایجنسیاں اپنے ٹریڈ ٹیسٹ از قسم راج سٹیل فکسر۔ شٹرنگ کارپینٹر۔ پائپ فٹر ڈیزل مکینک۔ الیکٹریشن۔ ویلڈر۔ ڈرائیور ہم سے کروائیں۔
پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت منگوائیں!
صبح اور شام کی کلاسز میں داخلہ جاری ہے
احمدی احباب کیلئے فیس میں ۱۵٪ رعایت
باہر کے طلباء کے لئے رہائش کا انتظام ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

اندرون موچی گیٹ لاہور فون نمبر ۶۰۵۴۰ / ۵۵۴۱۱
برانچ: 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ

دواخانہ حکیم نظام جان

سنہ ۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے
نوٹ:۔ ربوہ میں ہماری کوئی شاخ نہیں ہے۔
عورتوں کے معائنہ کا علیحدہ انتظام ہے!
منجانب حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)
پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائقِ صد اعتماد ادارہ

الکیمسٹس

فون ۴۱۶۶۴
EL-KEMISTS
سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ۔ ایف۔ ایف۔ او نسپاک (NESPAK) کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون: ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیے

دانت مت نکلوائیے

ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا	ANTI PYORRHEA	قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز	ANTI CARIES	قیمت ۱۵/-
پائیوریا منجن	PYORRHEA POWDER	قیمت ۴/-
ٹوتھ کیور	TOOTH CURE	قیمت ۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

درخواست دعاء

میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نثار احمد۔ منڈی پھلروان ضلع سرگودھا)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۴۳

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار مینجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدرآباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

خاکسار گیانی عباد اللہ
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

نورِ خنا مستا
اکسیر اُپھارہ
فی پیکٹ -/۲ روپے۔ فی درجن -/۱۶ روپے۔
فی گرس -/۱۹۲ روپے علاوہ بونس
دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
مکمل فہرست ادویات مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون :- ۶۰۶
پروڈکشن برانچ ۶۰۷

حضرت حکیم نظام جان ؒ
کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹
فون نمبر ۴۴۸۴۷
نگران حکیم عبد الحمید۔ رجسٹرڈ درجہ اوّل

فضلِ عمرؓ دواخانہ
کی
مفید و مجرب دوائیں استعمال کریں
یہ دواخانہ آپ کی خدمت کیلئے ہر وقت حاضر ہے
فضلِ عمرؓ دواخانہ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

کوٹھی، مکان، پلاٹ، زرعی زمین کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا مخلص، مستعد
معاون ادارہ!
فضلِ عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیں!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری چناٹاؤن ۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور
فون نمبر :- ۵۲۶۲۳

ہر قسم کے سائنٹیفک سامان کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۰۳۲
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعاء

میرا لڑکا عبید السلام جلسہ سالانہ کے دوران پیٹ کی درد کی وجہ سے بیمار ہو گیا تھا۔ فضل عمر ہسپتال میں بھی زیر علاج رہا۔ افاقہ ہونے پر واپس میرپور آ گیا اب پھر بیمار ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے اپنڈیکس بتایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت دے۔

(محمد حسین ریٹائرڈ ٹیچر معرفت ماسٹر عبد الرزاق میونسپل کمیٹی سکول ۳ ڈاکخانہ میرپور آزاد کشمیر)

شالوں کی مشہور دوکان
الفردوس
۸۵۔ بی انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی لاہور

پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد میں
ہر قسم کی جائیداد (کوٹھی۔ مکان۔ دکان۔ پلاٹ وغیرہ) کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کیجئے۔
فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی
سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)
فیصل آباد
فون نمبر :- دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں
گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ
مشیر قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴